روزنامہ
الفضل
ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۴۴ منگل ۱۱- رمضان ۱۴۱۴ھ ' ۲۲- تبلیغ ۱۳۷۳ ہش ' ۲۲- فروری ۱۹۹۴ء

نئی نسلوں کے لئے خصوصیت سے دعا کریں

رمضان المبارک میں نئی نسلوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں- رمضان المبارک کی برکتوں سے ان کو عملاً آشنا کرنے کی کوشش کریں- ان کو ان نعمتوں کا کچھ نہ کچھ لقمہ کھلائیں- ان کو ساتھ لیکر چلیں لیکن سختی کرکے نہیں بلکہ محبت اور پیار سے اور اس رمضان المبارک میں ان کو دعا کی علوت ڈالیں-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے عالمی درس قرآن کا آغاز

یہ درس جمعہ کے علاوہ روزانہ اردو میں ڈیڑھ گھنٹہ ہوا کرے گا پانچ زبانوں میں رواں ترجمہ ساتھ ساتھ نشر ہوگا

دین حق پر اعتراض کرنے والے مستشرق وہیری کے اعتراضات کے جواب

۱۲- فروری ۱۹۹۴ء کو بیت الفضل لندن میں دیئے جانے والے درس قرآن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ- ۱۲- فروری سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ماہ رمضان میں روزانہ درس قرآن کریم کا سلسلہ شروع فرما دیا ہے- یہ درس روزانہ (سوائے جمعہ کے) پاکستان کے وقت کے مطابق شام چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک ہوگا- اتوار کے دن اس کے اوقات شام ساڑھے چار بجے سے چھ بجے تک کے لگ بھگ ہوں گے- حضرت امام جماعت احمدیہ یہ درس اردو میں دیں گے اور اس کا رواں ترجمہ ساتھ ساتھ پانچ زبانوں' انگریزی' عربی' بوسنین' فرنچ اور روسی زبان میں نشر ہو رہا ہے-

حضرت صاحب نے درس کے آغاز میں فرمایا کہ لندن میں اس سے قبل میں نے سورہ فاتحہ کا درس دیا تھا- اس کے بعد مختلف تجاویز کی روشنی میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان سورتوں کا درس دیا جائے جن کا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے درس نہیں دیا-

حضرت صاحب نے فرمایا کہ پہلے یہ درس انگریزی میں دیا جاتا تھا کیونکہ میرے مخاطب زیادہ تر انگریزی خواں افراد تھے- بیچ میں میں نے یہ سلسلہ اردو میں شروع کیا تو انگریزی خوان احباب نے درخواست کی یہ سلسلہ انگریزی میں ہی جاری رکھا جائے- تب یہ درس دوبارہ انگریزی میں ہی شروع کر دیا گیا- لیکن اب چونکہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر یہ درس شروع ہو رہا ہے اور عالمی سطح پر مخاطبین کی زیادہ بڑی تعداد اردو آسانی سے سمجھتی ہے اس لئے یہ سلسلہ اب اردو میں شروع کیا جا رہا ہے- اس میں خاص طور پر جرمنی کے احمدیوں کا بھی اصرار شامل تھا جو اگرچہ یورپ میں کئی سال سے رہ رہے ہیں لیکن ابھی بھی ان میں سے بہت سے مرد عورت انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں سمجھتے-

حضرت صاحب نے سورہ آل عمران کی آیات نمبر ۱۴۸ اور ۱۴۹ کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ بیان فرمایا- ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جنگ احد میں حصہ لینے والے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا ذکر فرمایا ہے جن کی کوتاہی کی وجہ سے جنگ احد کی فتح شکست میں بدل گئی اور مسلمانوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اور سوائے اس بات کے انہوں نے کچھ بھی نہ کہا کہ اے ہمارے رب ہمارے قصور اور اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر- اس پر اللہ نے انہیں دنیا کا بدلہ بھی اور آخرت کا بہترین بدلہ بھی دیا اور اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے- حضرت صاحب نے ان آیات میں بیان کردہ اہم الفاظ کی لغت سے وضاحت فرمائی-

حضرت صاحب نے اسلام پر اعتراضات کرنے والے مستشرق وہیری کے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہیری نے انبیاء کے استغفار پر اعتراض کیا ہے- انہیں پتہ ہی نہیں کہ گناہ کیا ہوتا ہے اور انکسار کیا ہوتا ہے- وہ ان ساری کیفیات سے لاعلم اس بات پر تلے بیٹھے ہیں کہ انبیاء کی زندگی میں کیڑے ڈالے جائیں- حضرت صاحب نے فرمایا انبیاء قوم کے رہنما ہوتے ہیں وہ ان غلطیوں کی بخشش کی بھی دعا مانگتے ہیں جن پر عام آدمی کی نظر بھی نہیں ہوتی- یہ وہ باتیں ہیں جو کسی حکم خداوندی کی بالارادہ پیروی میں ہوتی ہیں- حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک لشکر جاتا ہے تو بعض کمزوروں کی کمزوری کی وجہ سے کسی مرحلہ پر نقصان بھی ہو جاتا ہے یہ ان کی غلطی نہیں ہوتی- یہ تو ان کی قربانی ہے- جو ان کے بس میں ہوتا ہے وہ پیش کرتے ہیں-

حضرت صاحب نے فرمایا کہ انبیاء قوم کا بہترین حصہ ہوتے ہیں وہ اپنے نفس پر بے حد ظلم کرنے والے ہوتے ہیں- اللہ تعالیٰ نے اس بات کو یوں بیان فرمایا ہے کہ ہم نے ایک عظیم امانت بڑی بڑی طاقتوں کے

باقی صفحہ ۷ پر

۲۹- رمضان المبارک کی

معروف دعائیہ فہرست

عہدیداران مجلس انصار اللہ کی خاص توجہ کیلئے

وکالت مال اول تحریک جدید کی طرف سے ۲۹- رمضان المبارک تک اپنے وعدہ تحریک جدید کی سوفیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں بغرض دعا پیش ہوتے ہیں اس سلسلہ میں آپ مقامی سیکرٹری صاحب تحریک جدید کے اشتراک سے رمضان المبارک میں تمام احمدی گھرانوں تک پہنچ کر وعدہ جات کی سوفیصد وصولی کروائیں- تا ان مخلصین کے نام ۲۹- رمضان المبارک کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں بغرض دعا پیش ہونے والی فہرست میں شامل کیے جاسکیں- ایسی تمام فہرستیں ۷- مارچ ۹۴ء تک وکالت مال اول تحریک جدید میں پہنچا دیں- اور اپنی مساعی کی تفصیلی رپورٹ معین اعداد و شمار کے ساتھ مرکز کو ارسال کردیں-

قیادت تحریک جدید
مجلس انصار اللہ پاکستان

درخواست دعا

- مکرم شریف احمد صاحب باٹاپور لاہور کا بیٹا شاہد سخت بیمار ہے اور انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہے- احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے-
- محترمہ امتہ الودود صاحبہ اہلیہ چوہدری رفاقت اللہ صاحب گلشن اقبال کراچی کے پتہ کا آپریشن پنڈی بھٹیاں میں ہوا ہے-
- مکرم لطف الرحمان خالد صاحب ابن اتالیق صاحب کے بھائی رانا فضل الرحمان نعیم ایم-اے لاہور میں سخت بیمار ہیں- احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے-

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۲ - تبلیغ ۷۳ ۱۳ ہش   ۲۲ - فروری ۱۹۹۴ء

مذاہب کے پیروکاروں کی ایک مشترک صفت

دنیا میں اخلاق کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ دنیا بھر میں جتنے بھی انبیاء آئے ان سب نے اخلاقی تعلیمات دنیا کے سامنے پیش کیں۔ ان سب نے جو باتیں مشترک طور پر کہی ہیں ان میں اخلاقی اصولوں کا پرچار سب سے زیادہ اہم ہے۔ ان مشترک باتوں کے اظہار سے پتہ چلتا ہے کہ عقائد و نظریات کی بحث سے قطع نظر مذاہب کا لازمی حصہ ان کے اخلاقی نظریات ہیں۔

جب یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اخلاق مذہب کا لازمی حصہ ہیں تو اس سے اگلی بات سمجھنے میں کوئی مشکل نہیں رہتی کہ دنیا بھر میں جہاں جہاں اخلاق پائے جاتے ہیں وہ کسی نہ کسی مذہب کی تعلیمات کا ہی نتیجہ ہیں۔ کیونکہ مذاہب کے علاوہ دیگر نظریات پیش کرنے والوں نے کبھی بھی تکرار کے ساتھ اخلاقی اصولوں پر زور نہیں دیا۔ فلسفہ کے نظریات ہوں یا اقتصادی نظریات' سیاسی نظریات ہوں یا سماجی نظریات ان سب میں اخلاقی اصولوں کی پاسداری قدر مشترک کے طور پر کہیں نظر نہیں آتی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا ہے کہ دنیا کو اہل مذاہب کا شکر گذار ہونا چاہئے کیونکہ دنیا میں جہاں بھی کہیں شرافت کا دور زندہ اور باقی ہے یہ مذاہب ہی کی باقیات کا نتیجہ ہے۔

جماعت احمدیہ کے اصولوں میں بھی اخلاقی اصولوں کا پرچار بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ امریکہ کی ایک ریاست کے میئر نے کہا تھا کہ ہم جماعت احمدیہ کے اس لئے شکر گزار ہیں کہ جو امریکی شہری احمدی ہو جاتا ہے وہ قانون شکنی سے باز آجاتا ہے اور ہمارے لئے فکر اور پریشانی کا باعث بننے والا ایک شخص کم ہو جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے افراد طبعاً امن پسند اور صلح جو ہوتے ہیں اور دنیا کے مذاہب کی بنیاد امن پسندی اور صلح جوئی ہے۔ مذہب پر عمل کرنے والا شخص کبھی خوں خوار یا فسادی نہیں ہو سکتا۔

اگر ایسا ہے تو جان لینا چاہئے کہ ایسا شخص کسی مذہب کا پیروکار نہیں!

کون مُنصف ہے' کون ملزم ہے
فیصلے کی ہے گر یہی بنیاد
مجھ کو ڈر ہے کہ عدل کے معنے
ہم کو کرنے پڑیں' نئے ایجاد

۹۴-۲-۱۲ ابوالاقبال

دل جلوۂ حسنِ ازلی سے ہے منور
جس روز سے آیا ہے حوالات میں احقر
میں بندۂ ناچیز ہوں اللہ غنی ہے
دیتا ہے وہی کچھ جو ہے میرے لئے بہتر

۹۴-۲-۱۲ ابوالاقبال

مکرم صوفی بشارت الرحمان صاحب

سراسر پیکر صدق و وفا تھا
مثال عجز فخر صوفیاء تھا

سبک رفتار پہنچے آسماں تک
جہاں پہنچے وہ پہلے سے کھڑا تھا

تھا زاہد خود بھی اور واعظ بھی لیکن
وہ عاشق بھی بلا کا تھا۔ سدا تھا

بڑا ہے نام فرزانوں میں اس کا
وہ دیوانہ مگر اچھا بھلا تھا

بہت اس نے بچائے ڈوبنے سے
بھٹکتی کشتیوں کا ناخدا تھا

سمندر علم و دانش راتقا کا
قد آور اور بھی ہیں وہ سوا تھا

ہنر کِھلنے کا غنچوں کو سکھایا
گُر اس کے پاس کِھلنے کا نیا تھا

وہ روشن ہے دلوں میں اب بھی طاہر
ستارہ جو کہ اگلے دن گرا تھا

طاہر عارف

سوانح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس مضمون میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پاکیزہ ابتدائی زندگی میں سیرت کے بعض پہلوؤں کو بیان کرنا مقصود ہے اگرچہ آپ کی پیدائش ایک بہت بڑے جاگیردار خاندان میں ہوئی جہاں ہر قسم کی آسائش کے سامان موجود تھے لیکن آپ نے نہایت سادگی سے خدا میں ہو کر زندگی گذاری اس کی چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی یاد ابتداء سے ہی آپ خلوت پسند تھے اور عبادات اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو رہتے تھے سفر و حضر میں آپ کا منتہائے مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات ہی تھی۔

آپ کے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم بعض اوقات آپ کو اپنی زمینوں کے مقدمات کی پیروی میں قادیان سے باہر بھجوایا کرتے تھے آپ نے اس سلسلہ میں بٹالہ 'گورداسپور' ڈلہوزی' امرتسر اور لاہور وغیرہ کے سفر کئے۔ ایسے ہی سفروں میں سے ایک سفر کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"جب کبھی ڈلہوزی جانے کا اتفاق ہوتا تو پہاڑوں کے سبزہ زار حصوں اور بہتے پانیوں کو دیکھ کر طبیعت میں بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کا جوش پیدا ہوتا اور عبادت میں ایک مزہ آتا میں دیکھتا تھا کہ تنہائی کے لئے وہاں اچھا موقع ہے"

مقدمات کی پیروی میں بعض اوقات آپ کو عدالت کی طرف سے بلایا جارہا ہوتا اور آپ اس وقت نماز میں مصروف ہوتے اور اطمینان سے نماز مکمل کرکے عدالت میں پیش ہوتے چنانچہ ایک موقع پر آپ فرماتے ہیں۔

"میں بٹالہ ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا۔ نماز کا وقت ہو گیا اور میں نماز پڑھنے لگا چپڑاسی نے آواز دی مگر میں نماز میں تھا فریق ثانی پیش ہو گیا۔ اور اس نے یک طرفہ کارروائی سے فائدہ اٹھانا چاہا اور بہت زور اس بات پر دیا مگر عدالت نے پرواہ نہ کی اور مقدمہ اس کے خلاف کر دیا اور مجھے ڈگری دے دی......"

عبادت کے ساتھ ساتھ آپ کا محبوب مشغلہ تلاوت قرآن کریم تھا آپ کے ایک ملازم مرزا اسماعیل بیگ کا بیان ہے کہ کبھی کبھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے والد ان سے دریافت کرتے کہ

"سنا تیرا مرزا کیا کرتا ہے؟

میں کہتا تھا کہ قرآن دیکھتے ہیں اس پر وہ کہتے کہ کبھی سانس بھی لیتا ہے؟"

قرآن مجید کی تلاوت اور اس پر تدبر و تفکر کے بارے میں آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے مرزا سلطان احمد صاحب (جنہیں اپنے والد محترم کو ان کی جوانی کی عمر میں بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا) بیان کرتے ہیں

"آپ کے پاس ایک قرآن مجید تھا اس کو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے تھے...... میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ شاید دس ہزار مرتبہ اس کو پڑھا ہو!"

سادگی اور غرباء کی خبر گیری مرزا اسماعیل بیگ صاحب دس سال کی عمر میں آپ کے پاس گھر میں چھوٹے چھوٹے کام کرنے کے لئے ملازم ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ میرا کام یہ مقرر ہوا کہ میں آپ کے گھر سے روٹی لے آیا کروں اور حضرت کے پاس کھا لیا کروں اور نماز آپ کے ساتھ پڑھنے جایا کروں وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کھانے کے وقت اپنی روٹیاں یتامیٰ اور مساکین کو تقسیم کر دیتے۔

وہ کہتے ہیں "بعض اوقات ساری روٹیاں تقسیم کر دیتے اور گھر سے اور نہیں منگواتے تھے آپ صرف شوربا پی لیتے تھے کسی دن میں ضد کرتا کہ آپ نہیں کھاتے تو میں بھی نہیں کھاتا تب کچھ کھا لیتے تیسرے پہر کے لئے کابلی چنے منگواتے میں بھی گھر سے لے آتا کبھی ایک پیسہ کی بازار سے گریاں میں آپ کو دے دیتا اور ثابت دانے میں کھا لیتا بہت تاکید کرتے کہ تم کھاؤ اور کبھی چائے بنواتے تو مصری ڈال کر پیتے تھے"

ایک اور خادم مرزا محمد دین صاحب کا بیان ہے کہ

"جب مقدمات کی پیروی کے لئے جاتے تو مجھے گھوڑے پر اپنے پیچھے سوار کر لیتے تھے اور بٹالہ جا کر اپنی حویلی میں باندھ دیتے اس حویلی میں ایک بالاخانہ تھا آپ اس میں قیام فرماتے اس مکان کی دیکھ بھال کا کام ایک جولاہے کے سپرد تھا جو ایک غریب آدمی تھا آپ وہاں پہنچ کر دو پیسے کی روٹی منگواتے یہ اپنے لئے ہوتی تھی اور اس میں سے ایک روٹی کے چوتھائی حصہ کے ریزے پانی کے ساتھ کھا لیتے باقی روٹی اور دال وغیرہ جو ساتھ ہوتی وہ اس جولاہے کو دے دیتے اور مجھے کھانا کھانے کے لیے چار آنہ دے دیتے تھے آپ بہت کم کھایا کرتے تھے اور کسی قسم کے چسکے کی عادت نہ تھی"

(حیات طیبہ مؤلفہ شیخ عبدالقادر)

شہرت سے نفرت اور انکساری

اوائل زمانے میں ایک سکھ سردار سنت سنگھ اور ان کی اہلیہ نے آپ کے ذریعے دین حق قبول کیا۔ ان کے اعلان قبول دین حق کے لئے آپ نے انہیں بٹالہ میں صاحبزادہ سید ظہور الحسن صاحب سجادہ نشین بٹالہ کے پاس بھجوایا انہوں نے جو تحریر سردار صاحب کے قبول دین حق کے بارہ میں لکھی وہ فارسی میں ہے اس کے ایک فقرے کا اردو ترجمہ یہ ہے

"حضرت مرزا غلام احمد صاحب اس سعادت کے حاصل کرنے کے لئے مجھ سے ہزار درجہ افضل ہیں۔"

آپ کی ابتدائی زندگی کا ہی انکساری کا ایک اور واقعہ یوں ہے مقدمات کی پیروی کے سلسلہ میں بعض اوقات آپ گھوڑے پر سفر کرتے تھے اور کوئی نہ کوئی خادم آپ کے ہمراہ ہوتا مرزا اسماعیل بیگ بعض اوقات ساتھ ہوتے۔ آپ کا معمول تھا کہ گاؤں سے باہر نکل کر وہ ان کو سوار کرا لیا کرتے تھے اور نصف راستہ مرزا اسماعیل بیگ سوار ہوتے اور نصف راستہ خود۔ اس طرح واپسی کے وقت آپ کا طریق تھا مرزا اسماعیل بیگ صاحب عذر کرتے اور شرم کرتے تو آپ فرماتے "ہم کو پیدل چلتے شرم نہیں آتی تم کو سوار ہوتے کیوں شرم آتی ہے" (ایضاً)

آپ کے بڑے بیٹے خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کی آپ کے بارے میں ایک روایت سلسلہ کی کتب میں درج ہے وہ فرماتے ہیں۔

"والد صاحب نے اپنی عمر ایک مغل کے طور پر نہیں گذاری بلکہ فقیر کے طور پر گذاری" (بحوالہ حیات طیبہ مؤلفہ شیخ عبدالقادر صاحب)

ایک ہندو جاٹ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے پاس آتے جاتے رہتے تھے ان کا بیان ہے "میں مرزا صاحب یعنی حضرت بانی سلسلہ) سے بیس سال بڑا ہوں بڑے مرزا صاحب (یعنی آپ کے والد محترم) کے پاس میرا بہت آنا جانا تھا میرے سامنے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کوئی بڑا افسر یا رئیس بڑے مرزا صاحب سے ملنے کے لئے آیا تو باتوں باتوں میں ان سے پوچھتا تھا کہ مرزا صاحب! آپ کے بڑے لڑکے (مرزا غلام قادر صاحب) کے ساتھ ملاقات ہوتی رہتی ہے لیکن آپ کے چھوٹے بیٹے کو کبھی نہیں دیکھا...... وہ کسی کو بھیج کر مرزا صاحب کو بلواتے چنانچہ آپ آنکھیں نیچی کیئے ہوئے آتے اور والد صاحب کے پاس ذرا فاصلہ پر بیٹھ جاتے.... اور کچھ نہ بولتے اور نہ کسی کی طرف دیکھتے بڑے مرزا صاحب فرماتے "اب تو آپ نے اس دلہن کو دیکھ لیا بڑے مرزا صاحب کہا کرتے کہ میرا بیٹا..... نہ نوکری کرتا ہے نہ کماتا ہے اور پھر ہنس کر کہتے کہ چلو کسی مسجد میں ملا کروا دیتا ہوں دس من دانے تو گھر میں کھانے کو آجایا کریں گے"

(بحوالہ حیات طیبہ مؤلفہ شیخ عبدالقادر سابق سوداگر مل)

اللہ تعالیٰ کی نوکری آپ کے والد محترم کی شدید خواہش تھی کہ آپ صرف دینی کاموں میں ہی اپنی زندگی نہ گذار دیں بلکہ کوئی دنیوی کام بھی کریں اور کسی اچھے عہدہ پر فائز ہو جائیں چونکہ آپ کے والد صاحب کے بہت وسیع اور اعلیٰ سطح پر تعلقات تھے اس لئے ایک مرتبہ ایک اعلیٰ افسر کی آمد پر آپ نے ایک شخص جھنڈا سنگھ کو آپ کے پاس بھجوایا کہ غلام احمد کو بلا لاؤ اس افسر اعلیٰ کو کہہ کر میں اسے نوکر کروا دوں۔ جھنڈا سنگھ بیان کرتے ہیں۔

"میں مرزا صاحب کے پاس گیا تو دیکھا کہ چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا کر اس کے اندر بیٹھے ہوئے کچھ مطالعہ کر رہے ہیں میں نے بڑے مرزا صاحب کا پیغام پہنچا دیا مرزا صاحب آئے اور جواب دیا

"میں نے تو جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں" بڑے مرزا صاحب کہنے لگے کہ کیا واقعی نوکر ہو گئے ہو؟ مرزا صاحب نے کہا "ہاں ہو گیا ہوں"

اس پر بڑے مرزا صاحب نے کہا "اچھا اگر نوکر ہو گئے ہو تو خیر"

(بحوالہ حیات طیبہ)

خفیہ روزوں کا مجاہدہ تقریباً چالیس سال کی عمر میں ایک خواب کی بنا پر آپ نے خفیہ طور پر آٹھ نو ماہ کے نفلی روزے رکھے جس کا ذکر آپ نے بعد میں ان الفاظ میں فرمایا "میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا

باقی صفحہ ۶ پر

ڈاکٹر صلاح الدین - پی ایچ' ڈی (انگلینڈ)' حال نیویارک

فضل عمر ہسپتال- ایک جائزہ

شعبہ امراض نسواں

Department of Gynaecology

کسی بھی علاقہ کے ہسپتال کا یہ شعبہ بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ ہماری آدھی آبادی عورتوں پر مشتمل ہے۔ اگر مائیں صحت مند ہوں گی تو یقیناً ان کے بچے بھی صحت مند ہوں گے۔ جن پر ہماری مستقبل کی نسل کا دارومدار ہے۔ اکثر آپ نے سنا ہوگا کہ کسی کا بچہ پیدا ہوتے ہی اللہ کو پیارا ہوگیا۔ بعض اوقات ماں اور بچہ دونوں ہی اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ اگر آپ اپنے گاؤں۔ شہر یا محلہ میں گزشتہ ایک ماہ میں ایسی افسوناک خبروں کو ابھی گنیں تو جونہی یہ تصویر آپ کے ذہن میں اترنا شروع ہوئی تو آپ ضرور غم زدہ ہوں گے۔ بہت کم ایسے خواتین و حضرات ہیں جنہوں نے اس کی اصل وجہ جاننے کی کوشش کی ہوگی۔

ہمارے ملک میں ۳۰ فیصد سے زائد بچے ایک سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی اپنی ماؤں کی گود خالی کر جاتے ہیں۔ اور ایک خاص تعداد ان بچوں کی بھی ہوتی ہے۔ جو اپاہج ہو جاتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم ابتدا ہی سے وضع حمل تک تمام مراحل "دایہ" اور ایسی دوسری عورتوں کے سپرد کر دیتے ہیں اور تمام مراحل گھر پر ہی طے کرنے میں سکون محسوس کرتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ کم تربیت یافتہ دایہ یا نرسوں پر انحصار ہے۔ جو اکثر پریشانی کا باعث اور کبھی جان لیوا بھی ثابت ہوتی ہیں۔ یہ خطرناک مسئلہ ہماری قوم کا ہی نہیں بلکہ ترقی یافتہ قوموں میں بھی ایسا ہوتا تھا۔ جونہی ان کے عوام اور ذمہ دار اداروں نے اس طرف توجہ دی' اس مسئلہ پر قابو پالیا گیا۔ کیونکہ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ ان قوموں نے گھر پر ایسی سہولتیں حاصل کرنے کی بجائے ہسپتالوں کا رخ کیا۔

میں یہ بات تسلیم کرتا ہوں کہ ابھی ہمارے چھوٹے شہروں اور دیہات میں اچھے ہسپتال نہیں ہیں۔ مگر جہاں ہسپتال موجود ہیں وہاں تو ان سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ اور اگر ہسپتال بیس یا تیس میل کے فاصلہ پر بھی ہو تو وہاں جاکر اگر فائدہ پہنچ سکتا ہو تو کیوں نہ اٹھایا جائے؟ برطانیہ کی مثال ہی لیں۔ جب تک ماؤں نے ہسپتالوں میں جانے کی بجائے گھر پر ہی رہنے کے تصور کو اپنائے رکھا تو ۱۹۰۰ء میں دس لاکھ ماؤں میں سے ۶ ہزار ماؤں کی موت بچہ کی پیدائش کے وقت ہی ہو جاتی تھی۔ جب کہ اس سے قبل کے اعداد و شمار بہت ہی زیادہ تھے۔

یہ ۱۹۰۷ء کی بات ہے جب برطانیہ میں برتھ ایکٹ کا نفاذ کیا گیا کہ ماؤں کو بچوں کی پیدائش کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ ہسپتالوں کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ اس وقت انہوں نے اپنے نقائص اور خامیوں کی طرف نظر دوڑائی تو اس کی سب سے بڑی وجہ یہ معلوم ہوئی کہ وہاں کے ڈاکٹر عوام الناس سے رابطے میں ناکام تھے۔ دوسرے لفظوں میں عوام کو ڈاکٹروں پر اعتماد نہیں تھا۔ عوام کا خیال تھا کہ ہسپتالوں میں ضروری وسائل میسر نہیں ہیں۔ درحقیقت یہ عوام کی جہالت تھی کہ وہ ڈاکٹروں کی اہمیت کو سمجھنے سے قاصر تھے۔ چنانچہ لوگوں کو ہسپتالوں کی افادیت کی طرف راغب کرنے کے لئے عوامی نمائندے۔ سیاست دان غرض ہر ایک شخص اس میدان میں کود پڑا تو شرح اموات دس لاکھ میں سے چار ہزار رہ گئی۔ یعنی ۲ ہزار فی دس لاکھ مرنے سے بچ گئیں اسی کامیابی پر اس وقت برطانیہ کے بہت ہی قابل احترام تبصرہ نگار Prierre Budin نے ۱۹۰۷ء میں کہا کہ "آج کل ہمارے زچہ بچہ کے ہسپتالوں میں ماؤں کی اموات بالکل ہی ختم ہو گئی ہیں اور اب یہ وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی پوری توجہ نوزائیدہ بچوں کی ضرورتوں کی طرف مرکوز کردیں۔"

اس کے بعد برطانیہ کے ہسپتالوں میں پیشہ وارانہ انتظام اور دیکھ بھال کو مزید بہتر بنایا گیا۔ ریسرچ کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ میڈیسن کے شعبہ میں بہتر بے ہوش کرنے والی دوائیں ایجاد ہوئیں۔ بلڈ پریشر پر قابو پایا گیا۔ مریضوں کو خون دینے کا طریق دریافت ہوا۔ اور سب سے بڑھ کر حاملہ عورتوں کے وقفہ وقفہ سے طبی معائنہ اور بچہ کی پیدائش سے پہلے ان کی نگہداشت کی طرف خصوصی توجہ سے ۱۹۸۰ء میں ماؤں کی شرح اموات دس لاکھ میں سے کم ہو کر صرف ۵ تک ہو گئی۔ برطانیہ کی ایک رپورٹ میں اس کامیابی کی سب سے بڑی وجہ یہ بیان کی گئی کہ ۱۹۰۲ء میں صرف ۲۰ فیصد مائیں ہسپتالوں کی سہولتوں سے فائدہ اٹھاتی تھیں۔ جب عوام اور دوسرے ذمہ دار اداروں' بشمول سیاست دانوں نے اس طرف توجہ دی تو ۱۹۶۰ء میں ۷۰ فیصد مائیں ہسپتالوں میں جانے لگیں اور یہ تعداد بڑھ کر ۱۹۸۰ء میں ۱۰۰ فیصد تک ہو گئی۔

ماؤں کی موت کی وجوہات

جو مائیں حمل یا وضع حمل کے دوران موت کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ان کی وجوہات میں بلڈ پریشر کی وجہ سے ۱۹ فیصد' کسی شریان کے پھٹ جانے کی وجہ (Haemorrhage) سے ۷ فیصد' حمل ضائع ہونے سے ۷ فیصد' پیدائش کے بعد انفکشن کی وجہ سے ۸ فیصد' امراض دل کی وجہ سے ۶ فیصد' نظام تنفس میں کہیں خون کے تھوڑا سا جم جانے کی وجہ سے ۱۵ فیصد۔ ان کے علاوہ بعض بالواسطہ وجوہات ہیں جن میں نرسوں یا دایہ کا سہواً علاج کرنا شامل ہے۔

اگر ہم سب ان مثالوں کو سامنے رکھتے ہوئے سبق حاصل کرنے کی کوشش کریں تو ہماری قوم کو اس مقام پر پہنچنے کے لئے ۵۰ سال نہیں بلکہ صرف چند سالوں کی ضرورت ہو گی۔ مثل مشہور ہے کہ عقل مند کے لئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ ترقی یافتہ اقوام کی ارتقائی ترقی ہمارے لئے مشعل راہ کا کام دے سکتی ہے جن کے تجربات سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہئے۔

شعبہ امراض نسواں میں سہولیات

قارئین کو فضل عمر ہسپتال میں میسر سہولتوں سے متعارف کرانے کی غرض سے میں نے شعبہ امراض نسواں اور زچہ و بچہ کا ایک جائزہ لیا۔ اور ایک ریسرچ ورکر ہونے کی وجہ سے یہ موازنہ کرنا چاہا کہ ہمارے عوام ان سہولتوں سے کس حد تک فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ملکی معیار کا موازنہ کرنے کے لئے میں نے مختلف ممالک کی رپورٹس پڑھیں۔ ان میں سے برطانیہ کی مثال میرے لئے حیران کن تھی۔ برطانیہ جو آج یورپ اور مغرب کا جدید ترین ملک ہے وہاں پر بیسویں صدی کے ابتدائی ایام میں اس قدر جہالت اور تاریکی تھی کہ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے عورتوں کو ہسپتال میں جانے پر مائل کرنے کے لئے ۱۹۰۷ء میں ایک برتھ ایکٹ نافذ کیا گیا۔ انگریز عورتیں اس وقت تک ہسپتالوں کا رخ ہی نہ کرتی تھیں۔ لیکن یہی وہ زمانہ تھا جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیر قیادت قادیان میں ایک نیا انقلاب جنم لے رہا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر عوام کو طبی سہولتیں فراہم کرتے تھے۔ خواتین اور دیگر افراد پورے ذہنی شعور کے ساتھ ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کا رخ کرتے تھے۔ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب جیسے ہمدرد ڈاکٹر نہ صرف علاج کرتے تھے بلکہ دعا کے ذریعے دکھی انسانیت کے دکھ درد دور کیا کرتے تھے۔ بنی نوع انسان سے ان کی ہمدردی' خوش اخلاقی اور سب سے بڑھ کر اپنے مریضوں کے لئے دعائیں کرنے کی مثال آج ہمارے جذبہ اور دلوں کو گرما دیتی ہے۔

فضل عمر ہسپتال کے شعبہ گائنی کی تاریخ میں سب سے پہلی نظر محترمہ ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ پر پڑتی ہے۔ یہ وہ دور ہے جب ابھی ہسپتال قائم ہی ہوا تھا۔ وسائل اور سہولتیں بہت ہی محدود تھیں۔ کئی سال تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ پھر تقریباً ۲۰ سال محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی خدمات کا عرصہ ہے۔ ساتھ ساتھ کچھ ترقی بھی ہوتی رہی۔

فضل عمر ہسپتال کا یہ شعبہ نئے تاریخی دور میں اس وقت داخل ہوا جب ۱۹۸۵ء میں محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ ہسپتال میں آئیں۔ ڈاکٹر صاحبہ نے پاکستان سے ایم بی بی ایس کرنے کے بعد برطانیہ سے اعلیٰ تعلیم اور ٹریننگ حاصل کر کے ایم آر سی او جی کیا ہوا ہے۔ اب حال ہی میں انہیں رائل کالج آف گائناکولوجی انگلینڈ کی فیلوشپ کے لئے منتخب کر لیا گیا ہے۔

ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کے یہاں آنے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی زیر ہدایت سب سے پہلے لیبر وارڈ۔ پوسٹ نیٹل اور پری نیٹل وارڈ کی تعمیر کا منصوبہ بنا کر حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا جس کو آپ نے منظور فرمایا۔ اس شعبہ کی تکمیل کے مراحل بہت ہی تیز رفتاری سے طے ہوئے جس کے لئے محترمہ ڈاکٹر صاحبہ نے مکمل لگن۔ تندہی اور ہر قسم کی صلاحیتوں کو بروئے کار لایا۔ اسی وجہ سے یہ منصوبہ بہت ہی کم وقت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پایہ تکمیل تک پہنچ

گیا۔ ہر دیکھنے والے کو یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ شعبہ بہترین مشرقی و مغربی صلاحیتوں کا ایک حسین امتزاج ہے۔ اس وقت اس شعبہ میں ڈاکٹر امتہ الرشید صاحبہ، ڈاکٹر صوبیہ بشریٰ احسان صاحبہ اور ڈاکٹر مسعودہ سلمٰی صاحبہ بھی خدمت بجا لا رہی ہیں

گائناکالوجی یونانی لفظ سے نکلا ہے۔ گائنی کے معنی عورت اور لوگس یا لوجی سے مراد علم ہے۔

اس شعبہ میں آنے والے مریضوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک آؤٹ پیشنٹ جو کہ معائنہ کروانے کے بعد چلے جاتے ہیں اور دوسرے وہ مریض ہیں جن کو ہسپتال میں داخل کرنا پڑتا ہے۔

آؤٹ پیشنٹ سیکشن

اس سیکشن میں جو مریض آتے ہیں ان کو نمبر دیئے جاتے ہیں اور اسی ترتیب سے ان کو دیکھا جاتا ہے۔ مریض انتظار کے کمرہ میں بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ مستطیل نما کمرہ ہے۔ جو اس لحاظ سے کچھ مختلف نظر آتا ہے کہ اس میں اچھی کوالٹی کی کرسیاں رکھی گئی ہیں۔ فرش پر MATS بچھے ہوئے ہیں اور کمرہ کے درمیان میں ایک میز ہے جس پر مختلف پمفلٹ اور رسالے رکھے ہوئے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جتنی دیر کسی مریض نے اپنی باری کا انتظار کرنا ہے اگر اسے کچھ شوق ہے تو وہ بیماریوں اور پرہیز وغیرہ سے متعلق معلومات پڑھ کر اپنے علم میں اضافہ کر سکتا ہے۔ اگر آپ پڑھتے ہوئے تھک جائیں تو رسالہ سے نظر اٹھا کر سامنے کی دیواروں پر پڑتی ہے۔ سائڈ والی دیوار پر بہت ہی بڑے سائز کی خوبصورت سینری لگی ہوئی ہے جسے دیکھ کر یہ گمان ہوتا ہے کہ یورپ ہی سے لائی گئی ہے۔ سامنے والی دیوار پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ایک بہت ہی خوبصورت پورٹریٹ لگا ہوا ہے۔ اس کمرہ میں بیٹھ کر یہ گمان گزرتا ہے کہ کسی اچھے ہسپتال یا امریکہ کے کسی پرائیویٹ کلینک میں بیٹھے اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں۔

مریضوں کے معائنہ کے لئے پانچ بوتھ بنائے گئے ہیں جو بہت ہی صاف اور جدید اصولوں کے مطابق ہیں۔ ان کا معیار ہو بہو غیر ملکی ہسپتالوں جیسا ہے۔ جس بیڈ پر معائنہ کی غرض سے مریض کو لٹایا جاتا ہے اس کی دیوار کے ساتھ ہی بلڈ پریشر معلوم کرنے والا آلہ ہے تمام معائنہ کے لئے نہایت ہی باریک دستانے استعمال ہوتے ہیں جن کو (Disposable Gloves) کہتے ہیں۔ تمام آلات معائنہ Sterlized ہوتے ہیں۔ ہر بوتھ میں ایک سنک (Sink) بھی ہے۔ ان بوتھز کے باہر ایک چھوٹی سی بالکنی ہے جہاں ریکارڈ کاؤنٹر ہے۔ اس کاؤنٹر پر ضرورت کی ہر سٹیشنری رکھی ہوئی ہے۔ ہر مریض کا ریکارڈ منظم طریق پر رکھا جاتا ہے۔ ہر چیز سلیقہ اور خوبصورتی سے رکھی ہوتی ہے۔ ریکارڈ کاؤنٹر کے دونوں کناروں پر خوبصورت آرائشی ظروف میں نرگس کے پھول رکھے ہوئے ہیں۔ یہ چھوٹا سا منظر دیکھ کر تو میری آنکھوں کے سامنے انگلینڈ کی لیبارٹری اور ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کے ڈیسک یاد آ گئے جہاں آپ کو ایک آدھ پھول۔ ان کی فیملی کی فوٹو اور اسی طرح کا سجا ہوا ڈیسک نظر آئے گا۔

اب سوال اس بات کا ہے کہ اس شعبہ میں یہ تمام کام کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ سب سے بنیادی نکتہ یہ ہے کہ ہماری بعض خواتین ہسپتال کے نام ہی سے ڈرتی ہیں۔ کہ معلوم نہیں کیا ہو جائے گا۔ اس خوف کی سب سے بڑی وجہ ہماری لاعلمی ہے۔ ایسا اچھا ماحول میسر کرنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ آپ کافی حد تک اپنے آپ کو انگریزی کہاوت کے مطابق feel at home یعنی گھر کی طرح ہی محسوس کریں۔ آپ کا ڈر اور خوف دور ہو سکے۔ اسی امر کو مد نظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ اور ان کی ساتھیوں نے فضل عمر ہسپتال کے اس شعبہ کی ایک وڈیو تیار کی ہے جسے دیکھ کر آپ کو یہاں کے ماحول۔ کارکردگی اور میسر سہولتوں سے کچھ شناسائی ہو سکتی ہے۔ آپ ہسپتال کے عملہ پر اعتماد کر سکیں۔ تھوڑا سا وقت نکال کر یہ وڈیو ضرور دیکھئے گا۔

کانفرنس روم

اس بالکنی کے شمال کی طرف اس شعبہ کا کانفرنس روم یا multipurpose room ہے۔ جس میں صوفہ۔ کرسیاں۔ ایک میز اور دیوار کے ساتھ شیشے کی الماری ہے۔ جس میں اس شعبہ سے متعلق آڈیو اور وڈیو کیسٹس کی ایک چھوٹی سی لائبریری ہے۔ اس الماری کے اوپر ایک بجلی کی پانی ابالنے والی کیتلی اور چائے کا سامان رکھا ہوا ہے۔ تاکہ مہمانوں یا اگر ڈاکٹرز وغیرہ تھک جائیں تو خود چائے یا کافی بنا لیں۔ بعض مرتبہ میاں اور بیوی (دونوں کو) مشورہ دینے اور سمجھانے کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کو بھی اس کمرہ میں بٹھایا جاتا ہے۔ اس کمرہ کی دیواروں پر کئی رنگین پوسٹر لگائے گئے ہیں۔ جو کہ مریضوں کو سمجھانے کی خاطر برطانیہ سے لائے گئے ہیں۔

FUTURE MUSEUM

اس شعبہ میں ایک چھوٹا سا Future Museum بھی بنایا گیا ہے۔ جس میں یہاں سے حاصل ہونے والے نمونے (specimens) ایک خاص طریق پر محفوظ کر کے رکھے گئے ہیں یہ نرسوں کی ٹریننگ اور آئندہ ریسرچ میں مددگار ثابت ہوں گے۔

اس شعبہ میں جو تشخیصی ٹسٹ اور علاج کے لئے جو عمل کئے جاتے ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱- Post Coital Test

اگر کوئی خاندان اولاد کی نعمت سے محروم ہے تو اس ٹسٹ کے ذریعہ یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ کیا مادہ تولید (Spermatoza) زندہ رہتے ہیں یا وہ اس قابل ہی نہیں کہ نسوانی اعضاء میں حرکت کر کے اپنی منزل مقصود پر پہنچ پائیں۔

۲- Hysterosalpingography

اولاد سے محرومی کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ عورتوں کی Fallopian Tubes صحیح طور پر کام نہیں کر رہی ہوتیں۔ اس ٹسٹ میں ایک رنگ دار مائع ڈال کر ریڈیو گراف لئے جاتے ہیں اور نتائج سے یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ مریض آپریشن کے بغیر ہی یا آپریشن کر کے ٹھیک ہو سکتا ہے۔

۳- Laparoscopy

اس ٹسٹ میں ایک قسم کی دوربین کے ذریعہ اندرونی نسوانی اعضاء کا مطالعہ کیا جاتا ہے کہ Fallopian Tubes میں درست کام کرنے کی صلاحیت ہے کہ نہیں۔

۴- Cervical Cytology

اس ٹسٹ میں اعضائے نسوانی سے مائع کے ایک دو قطرے لے کر شیشے کی سلائیڈ پر لگا دیتے ہیں۔ اور پھر جو خلیات سلائیڈ پر چمٹ جاتے ہیں ان کو نصب (Fix) کر کے خلیات کے مختلف حصوں کو (dyes) سے کلر دیتے ہیں تاکہ خوردبینی معائنہ کے ذریعہ آسانی معلوم کر لیا جائے کہ انفیکشن کس قسم کا ہے۔ کہیں کینسر وغیرہ تو نہیں ہو رہا۔ اور اگر علاج کی ضرورت پیش آئے تو معمولی علاج سے انسان موت کے منہ سے بچ سکتا ہے

۵- Cryocautery

رحم (Uterous) میں انفکشن یا دوسری کئی وجوہات کی وجہ سے زخم ہو جاتے ہیں۔ اس عمل سے انفکشن شدہ حصہ کو ایک مشین اور Nitrous oxide کے ذریعہ ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے۔ جس سے جو خلیات انفکشن کی وجہ سے ناکارہ ہو جاتے ہیں وہ چند ہی دنوں میں نکل جاتے ہیں اور ان کی جگہ نئے صحت مند خلیات بن جاتے ہیں۔ اور مریض اپریشن کے بغیر ہی صحت یاب ہو جاتا ہے۔

۶- Pessary Insertion

بعض وجوہات کی وجہ سے رحم اور دوسرے نسوانی اعضاء اپنی جگہ پر نہیں رہتے اور نہ ہی اپنی بناوٹ برقرار رکھ سکتے ہیں۔ ان کو ٹھیک کرنے کی غرض سے مختلف شکلوں کے Rings اور سہارا دینے کے لئے (Supported Pessaries) سے مدد لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

۷- Family planing

خاندانی منصوبہ بندی کے لئے مشورہ اور ہر قسم کی سہولت جن میں ٹیکے۔ گولیاں کوائل (I.U.D.C) اور بالکل معمولی اپریشن شامل ہیں۔

۸- Ultrasound

الٹرا ساؤنڈ مختلف بیماریوں اور انسانی اعضاء کی کارکردگی معلوم کرنے کے لئے مددگار ہے۔ شعبہ امراض نسواں میں تمام ڈاکٹرز نے الٹراساؤنڈ کرنے کی تربیت حاصل کی ہوئی ہے۔ الٹراساؤنڈ کے ذریعہ کینسر ٹیومر۔ رسولی کا پتہ چلانے کے علاوہ یہ بھی معلوم کیا جاتا ہے کہ بچہ کی نشوونما رحم میں کس طرح ہو رہی ہے۔

۹- Hystroscopy ہسٹروسکوپی
(مستقبل میں اضافہ)

آج کل سرجری کے میدان میں Endoscopy کا رجحان ہے اور اس میں سب سے زیادہ ہسٹروسکوپی یعنی رحم کے اندر روشنی ڈال کر براہ راست دوربین کے ذریعہ امراض کی تشخیص کی جا سکتی ہے اور بعض امراض میں اس کے ذریعہ مناسب علاج کیا جا سکتا ہے۔ اس نئے طریق کے اپنانے سے پرانے طریق کار یعنی عرف عام میں چھوٹا اپریشن (DOC) مغربی ممالک نے تقریباً ختم کر دیا ہے۔

فضل عمر ہسپتال میں اس نئے Procedure کو عنقریب شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ اور اس مقصد کے لئے برطانیہ میں چند ماہ کی ٹریننگ حاصل کی جائے گی۔

زراعت کالم

سید ظہور احمد شاہ

درخت لگانے کا موسم

آج دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ آلودگی ہے۔ جس کے لئے انتہائی پریشانی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اس آلودگی کی وجہ سے انسانی زندگی کو خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ سے فضاء میں آکسیجن کا تناسب دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے لیکن اس مسئلے کے ایک آسان حل یعنی درختوں کی افزائش پر بہت کم توجہ دی جا رہی ہے۔

درخت جو آکسیجن پیدا کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں ان کو ختم کیا جا رہا ہے۔ آبادی کے دباؤ کی وجہ سے درخت بے تحاشا کاٹے جا رہے ہیں اور ان کی جگہ لینے کے لئے نئے پودے نسبتاً بہت کم لگائے جا رہے ہیں۔ یہ ایک ایسا المیہ ہے جس کے نتائج انتہائی خطرناک نکل سکتے ہیں۔

پاکستان میں پہلے ہی جنگلات کا رقبہ بہت کم ہے۔ درحقیقت کسی بھی ملک کا ۲۵ فی صد رقبہ جنگلات پر مشتمل ہونا چاہئے لیکن ہمارے ملک میں یہ تناسب صرف ۴ فیصد ہے۔ اور اس کے باوجود درختوں کی کٹائی میں کوئی کمی نہیں آ رہی۔ درخت پہاڑی علاقوں میں زمین کو بردگی سے محفوظ رکھنے کا سب سے اہم ذریعہ ہیں۔ ان سے زمین کو کٹاؤ سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں پہاڑی علاقوں سے مٹی بہہ کر میدانوں کی طرف نہیں آتی۔ درخت بارش کو زمین میں جذب کر کے محفوظ رکھنے کا بھی ایک ذریعہ ہیں۔ اگر پہاڑی علاقوں میں درخت نہ ہوں تو پہاڑی علاقوں کی مٹی پانی میں بہہ کر ہمارے ڈیموں میں پہنچ جائے گی۔ جس سے ان ڈیموں کی عمر کم ہو جائے گی۔ اور جو فائدہ دیر تک حاصل کیا جا سکتا ہے اس کا عرصہ بہت کم ہو جائے گا۔ اس مٹی کے آنے سے دریاؤں کی سطح بھی اونچی ہوتی چلی جاتی ہے جس سے سیلاب زیادہ آتے ہیں۔ اس لئے سیلابوں کی روک تھام کے لئے بھی درختوں کی موجودگی انتہائی ضروری ہے۔

درختوں کی وجہ سے موسم اور آب و ہوا پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ جہاں درخت زیادہ ہونگے وہاں نمی زیادہ ہوگی۔ اور درجہ حرارت قدرتی طور پر کم ہوگا۔ اس کے علاوہ درخت بارش کا بھی ذریعہ بنتے ہیں۔ جہاں درخت زیادہ ہوں وہاں بارش بھی زیادہ ہوتی ہے۔ درختوں کی زیادتی سے جانوروں اور پرندوں کی افزائش بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس طرح ان کو نہ صرف چارہ بلکہ رہنے اور افزائش کے لئے مناسب ماحول میسر آیا ہے۔ اور اس طرح سے یہ جانور اور پرندے ہمارے لئے گوشت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ بن جاتے ہیں۔

درخت نہ صرف انسانوں کی بنیادی ضروریات ہی مہیا کرتے ہیں بلکہ ماحول کی خوب صورتی میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ دل کو تسکین پہنچاتے ہیں۔ مناظر میں خوبصورتی درختوں ہی کی مرہون منت ہوتی ہے۔ اور یہ رنگ برنگے خوب صورت مناظر سیاحوں کی دلکشی کا سامان مہیا کرتے ہیں۔

درختوں کا فطری حسن اور رفعت انسان کی بنائی ہوئی سنگ وخشت کی عمارتوں کے درشت خطوط کو نرمی اور ملائمت میں تبدیل کر کے جاذب نگاہ بنا دیتا ہے۔ درختوں کی ہمسائیگی سے عمارتوں کے اندر کا ٹمپریچر دس ڈگری تک کم ہو جاتا ہے۔ درخت عمارتوں کو تند و تیز ہواؤں، بارشوں اور طوفانوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ گرد اور مٹی کے مہلک ذرات کو سمیٹ کر فضائی آلودگی کو کم کرتے ہیں۔ شور و غل کو جذب کرنے کے علاوہ اردگرد کی فضا میں ایک قسم کا امن و سکون پیدا کرتے ہیں۔

درخت انسان کی بنیادی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ گھر کی تعمیر کے لئے اور گھر کی تعمیر کے بعد اس کو فرنش کرنے کے لئے لکڑی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کھانا پکانے کے لئے ایندھن بھی درخت ہی مہیا کرتے ہیں۔ اور کھانے کے لئے پھل بھی درختوں سے ہی حاصل کئے جاتے ہیں۔ گرم موسم میں مکان کے اردگرد لگے ہوئے درخت آپ کو نہ صرف دھوپ کی تمازت اور لو سے محفوظ رکھتے ہیں بلکہ مکان کے اندر درجہ حرارت کم کرنے کا بھی ذریعہ بنتے ہیں۔ انسان کے دیگر کاموں کے لئے توانائی بھی لکڑی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور دنیا کے اکثر حصہ میں آج بھی کی جاتی ہے۔

ان تمام باتوں کے پیش نظر ضروری ہے کہ ہم انفرادی اور اجتماعی دونوں صورتوں میں درخت لگانے کو اہمیت دیں اور ہر شخص اور ہر ادارہ اس کے لئے انتہائی کوشش کرے۔ بہار کا موسم آ رہا ہے اور فروری کے مہینہ میں درخت لگائے جا سکتے ہیں۔ گھروں میں سڑکوں پر کھیتوں میں غرضیکہ جہاں بھی ممکن ہو ہمیں درخت لگا کر اپنی اور ملک و قوم کی بہتری کے لئے کام کرنا اپنا فرض اولین سمجھ لینا چاہئے جس سے نہ صرف آپ اللہ تعالیٰ کے حضور بھی ثواب کے مستحق ہونگے بلکہ ذاتی اور قومی فائدہ بھی اٹھائیں گے۔

بقیہ صفحہ ۳

کہ اس امر کو مخفی طور پر بجالانا بہتر ہے پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دے دیتا اور اس طرح تمام دن روزہ میں گذارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی"۔

(کتاب البریّہ)

گذارشات

دور ہی دور رہیں آپ کیوں میرے قریب آئیں تو
میں نے کہا ہے حالِ دل آپ بھی کچھ سنائیں تو

جو کچھ سنا رقیب سے آپ نے آمنا کہا
کیا یہی حقِ عدل ہے مجھ کو ذرا بتائیں تو

میری وفاؤں کا صلہ ظلم و ستم خدا پناہ
اپنے کئے پہ دوستو آخر کبھی شرمائیں تو

حاجت نہ ہوگی آپ کو ناصح کی یا فقیہ کی
اپنے ہی دل میں ڈوب کر خود کو ذرا سمجھائیں تو

مجھ کو سمجھ کے ناتواں رہتے ہوں کیوں نامہرباں
مجھ سا کوئی وفا شعار میرے سامنے لائیں تو

غیروں کے ڈر سے پھول کو کانٹا کہوں تو کیوں کہوں
شوقِ ستم کے جوش میں تیغ ستم چلائیں تو

لے گئے ہیں جو روشنی شہرِ دلِ شبیر سے
کاش وہ آکے اس میں پھر ایک دیا جلائیں تو

شبیر احمد

آہیں صبح و شام بھرے
یہ دل تجھ کو یاد کرے

مدت ہوئی وہ بچھڑا تھا
اب تک ہیں سب زخم ہرے

سات سمندر پار ہے وہ
دلجوئی پھر کون کرے؟

ٹوٹ نہ جائیں دیکھ کہیں
سارے دل ہیں پیار بھرے

مجھ کو تجھ سے پیار ہے، یہ
دنیا مجھ پر دوش دھرے

لاکھ ستائے دنیا، دل
پھر بھی تجھ سے پیار کرے

انور ندیم علوی

☆★☆

رپورٹ زیارت مرکز واقفین نو گوگو منڈی ضلع وہاڑی

○ مورخہ ۹۴-۲-۳ کو ایک وفد واقفین نو گوگو منڈی ضلع وہاڑی سے زیارت مرکز کے لئے آیا۔ یہ وفد (۹) واقفین نو اور ان کے والدین پر مشتمل تھا۔ وفد کو سارے ربوہ کی سیر کروائی گئی۔ بچوں کا میڈیکل چیک اپ کروایا گیا۔ جو کہ محترمہ ڈاکٹر امتہ الرقیب صاحبہ نے کیا۔ مکرم مبارک احمد صاحب قمر مربی سلسلہ اور مکرم میاں اعجاز احمد صاحب نائب سیکرٹری وقف نو ربوہ نے تمام انتظامات کئے اور والدین کو واقفین نو کی تعلیم و تربیت کے متعلق ہدایات دیں۔ دار الضیافت میں بچوں کے قیام و طعام کا عمدہ انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ جملہ کارکنان اور مکرم رانا محمد ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس وفد کی تیاری و زیارت مرکز کا پروگرام بنا کر پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

(وکالت وقف نو)

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔
اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

سیماب مقصود ابن مقصود احمد
پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ

مہوش عروج بنت شیخ اقبال احمد
اوکاڑہ

عامر محمود ابن شیخ قمر محمود اوکاڑہ

نیر اویس احمد ابن مبشر احمد سدوکی-
ضلع گجرات

سلمان احمد ابن ظفر محمود اوکاڑہ

شیریں ظفر بنت حلیم ظفر احمد اوکاڑہ

انیسہ عابد بنت عبد الواسع عابد گجرات

محمد امتیاز عمر ابن خادم محمود اوکاڑہ

ساجد احمد ابن چوہدری محمد طفیل
کوٹ فاضل۔ اوکاڑہ

رمیض احمد ناصر ابن نصیر احمد ناصر
مانانوالہ ضلع فیصل آباد

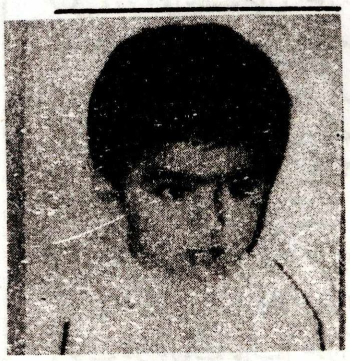

اویس احمد ابن شیخ ریاض محمود اوکاڑہ

مدیحہ عروج بنت شیخ اقبال احمد اوکاڑہ

مبشر احمد طاہر ابن مظفر احمد اوکاڑہ

عطیۂ خون

خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

سامنے پیش کی۔ سب نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا۔ یہ امانت قرآن کریم تھا۔ آسمان زمین پہاڑ ساری رفعتوں سے مراد بڑے بڑے لوگ ہیں۔ جو روحانی رفعتوں کے بھی دعویدار ہوتے ہیں۔ ان سب نے انکار کیا اور کون آگے آیا؟ انسان۔ اس سے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔ جو انسان کامل تھے۔ اللہ فرماتا ہے کہ انسان اپنے اوپر بہت ظلم کرنے والا تھا۔ یعنی اپنی ذات کی قربانی سب سے پہلے پیش کرنے والا تھا۔ کتنے ہیں جو اس ظلم کے نتیجے میں خود کو ہلاک کرنے کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔ یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے جن کو اللہ نے کہا کہ کیا تو خود کو اس غم میں ہلاک کرلے گا کہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے؟

حضرت صاحب نے بیان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں ہر قسم کے عواقب سے بے پرواہ تھے۔ آپ کو دھمکیاں دی گئیں۔ حتیٰ کہ سب سے زیادہ پیار کرنے والے چچا نے بھی ہاتھ روک لیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے کر لو میں اس راہ میں ثبات قدم سے آگے بڑھتا جاؤں گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جنگ احد میں جن صحابہ نے کوتاہی کی ان کی غلطیوں کی معافی بھی حضرت نبی کریم مانگ رہے ہیں۔ یہ آنحضرتؐ کی کتنی بڑی شان ہے کہ ثبات قدم کی دعا مانگتے ہیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکسار کی رفعت ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ بات ذنوب سے شروع ہوئی تھی جس میں بے ارادہ اور بالارادہ غلطیاں شامل ہیں ان کو دور کرنے کی دعا کے بعد ثبات قدم کی دعا کی گئی ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت آئے اور جب اللہ کی نصرت آتی ہے تو وہ لازمی طور پر فتح اور غلبہ ساتھ لاتی ہے۔

اس مرحلہ پر یہ مقررہ ڈیڑھ گھنٹہ کا وقت ختم ہوگیا۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ ابھی تو ایک آیت کی تشریح بھی مکمل نہیں ہوئی اور وقت اتنی جلدی ختم ہوگیا۔

M.T.A
کی نشریات بالکل
صاف اور واضح دیکھنے
کیلئے ۸ مضبوط اور
معیاری
مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ
۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۴۷۳

خبریں

ربوہ :۲۱۔ فروری۔ کل دن بھر بوندا باندی اور عشاء کے وقت زیادہ بارش ہوئی۔
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے نام ایک خط میں لکھا ہے کہ چونکہ آپ کا پاکستانی ہونا مشکوک ہو گیا ہے اور شبہ ہے کہ آپ کشمیر میں بھی بھارت کی مدد کر رہی ہیں اس لئے اب آپ کو وزیر اعظم تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

○ وزیر اعظم سیکرٹریٹ کے قریبی ذرائع نے وزیر اعظم کے نام قائد حزب اختلاف کے خط کو بے معنی چال قرار دیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف لیکوڈ پیٹرولیم گیس کیس سے متعلق صدارتی ریفرنس لاہور کی خصوصی عدالت نے خارج کر دیا۔

○ بے نظیر بھٹو نے اپنے خلاف لیکوڈ کیس گیس سے بریت کے بعد کہا کہ ہم حق پر تھے اس لئے ہمیں سرخرو ہونے کا پورا یقین تھا۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر محمد حنیف رامے نے موجودہ چار صوبوں کو مزید صوبوں میں تقسیم کرنے کی حمایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ کوئی آسمانی صحیفہ نہیں کہ پاکستان کے چار صوبے ہی ہوں ملک کو مزید صوبوں میں بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یہ بات انہوں نے ایم کیو ایم کے سندھ کے شہری علاقوں کو علیحدہ صوبہ بنانے کے مطالبہ پر کیا ہے۔

○ تین مسلح افغان ہائی جیکر پشاور سے پشاور ماڈل سکول کی سکول بس اغوا کر کے اسلام آباد لے آئے اور مطالبہ کیا کہ طورخم کی سرحد افغان باشندوں کے لئے کھولی جائے۔ انہیں ڈیڑھ کروڑ روپیہ بطور تاوان ادا کیا جائے اور انہیں ایک ہیلی کاپٹر فراہم کیا جائے۔ وفاقی وزیر داخلہ کے ساتھ مذاکرات کے بعد ہائی جیکروں نے ۵۱ بچے اور پانچ استانیوں کو رہا کر دیا۔ ۱۵ بچے ابھی تک ان کی تحویل میں ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ہدایت کی ہے کہ اغوا ہونے والے بچوں اور سکول کے عملے کی حفاظت اور رہائی کے لئے ہر راستہ اختیار کیا جائے۔ اور مسئلے کا پر امن حل نکلنا چاہئے اور کسی بچے کو خراش تک نہ آئے۔

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ اگر میں چھ ماہ میں واپڈا میں کرپشن ختم نہ کر سکا تو وزارت چھوڑ دوں گا۔ انہوں نے واپڈا میں رشوت' بدعنوانیوں بجلی چوری اور زیادتیوں کے خلاف جہاد شروع کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے ملازمین کو اپنی اصلاح کے لئے دو ماہ کی مہلت دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بڑی مچھلیوں سے واپڈا کے واجبات وصول کرنے کی مہم شروع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ واجبات میں ایک سال کے دوران ٦ ارب روپے کا اضافہ ہوا ہے۔

○ پیپلز پارٹی سرحد کے صدر آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ اسمبلی بچانے کے لئے صابر شاہ کی حکومت انہوں نے خود بنوائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ قابل انسان ہیں مگر وہ ولی باغ اور ماڈل ٹاؤن کے درمیان فٹ بال بنے رہے۔

○ سرحد اسمبلی کے قائد حزب اختلاف نے کہا ہے کہ وہ ۲۳۔ فروری کو ۱۰ ووٹوں کی اکثریت سے صابر شاہ کو برطرف کرا دیں گے۔

○ وفاقی وزیر پیٹرولیم و قدرتی وسائل انور سیف اللہ نے کہا ہے کہ صوبہ سرحد میں تحریک عدم اعتماد کامیاب ہو یا ناکام گورنر راج نافذ نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ صابر شاہ کی دھمکیاں افسوسناک ہیں۔

○ بیگم نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ گورنر سرحد آئین کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ اسمبلی توڑنا چاہتے ہیں۔ وزیر اعظم کو لکھے گئے خط کو پریس کو جاری کیا جانا قابل مذمت ہے۔

○ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ صابر شاہ نے کہا ہے کہ وزیر داخلہ سرحد پر چڑھائی بند کریں ورنہ صوبے میں داخلہ روک دیں گے انہوں نے کہا کہ ١٦۔فروری کو امن و امان کے انتظامات نہ کرنے کا الزام غلط ہے۔

○ مہاجر رابطہ کونسل نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ صوبہ سندھ کو شہری اور دیہی بنیاد پر تقسیم کر کے شہری علاقوں پر مشتمل ایک علیحدہ صوبہ تشکیل دیا جائے۔

○ ایم کیو ایم کی طرف سے مارچ میں پر امن تحریک شروع کرنے کے اشارے کے بعد سندھ کی تمام قوم پرست قوتوں نے پیپلز پارٹی کا غیر مشروط ساتھ دینے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم کے ورکر کے جنازے کے جلوس پر قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کی فائرنگ سے سینیٹر زاہد اختر سمیت ۴۲۔ افراد زخمی ہو گئے۔ تین زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ شہر میں زبردست کشیدگی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ سید عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ علیحدہ صوبہ کا مطالبہ کرنے والے ملک دشمن ہیں سندھ میں کوئی مہاجر نہیں اردو بولنے والے بھائی بھی سندھی ہیں۔

○ ایم کیو ایم الطاف گروپ کے ایک رکن سندھ اسمبلی شمیم احمد ایڈووکیٹ حکومت سے مل گئے ہیں اور ان کو وزیر بھی بنا دیا گیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ مہاجروں کا قتل عام ملک و قوم کے لئے انتہائی خطرناک ہو گا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ تنویر حسن کے جنازے پر فائرنگ کرنے والے اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ ایم کیو ایم کی اعلیٰ قیادت سمیت ۵ ہزار کارکنوں کی گرفتاری کا حکم دے دیا گیا ہے۔ آئندہ ۴۸ گھنٹوں میں گرفتاریاں شروع ہو جائیں گی۔

○ نوابزادہ نصراللہ نے کہا ہے کہ نواز شریف نے کشمیر کے لئے کوئی مثبت کردار ادا نہیں کیا۔

○ پاکستان نے نیوزی لینڈ کے خلاف ۳ ٹسٹوں کی سیریز دو صفر سے جیت لی۔ دوسرے ٹسٹ میں پاکستان نے نیوزی لینڈ کو اننگز اور ۱۲ رنز سے شکست دی۔ وسیم اکرم گیارہ وکٹیں اڑا کر مین آف دی میچ قرار پائے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ امت مسلمہ کے مسائل حل کرنے کے لئے سائنسی اور فنی ادارے قائم کئے جانے چاہئیں۔ اسلامی مقاصد کا فروغ ہر مسلمان کا فرض ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پاکستان میں ثقافتی آزادی اور فنکاروں کے احترام کی اب نئی روایات قائم ہوں گی۔ ملک اب خوشحال ہو گا اور مضبوط بھی۔ وہ دور اب پیچھے رہ گیا جب ثقافت کو نظر انداز کیا جاتا رہا۔ وہ سپیکر صوبائی اسمبلی حنیف رامے کی مصورانہ خطاطی کے ۴۰ سال پورے ہونے پر ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ جدید معیاری تعلیم کی سہولیات اب خوشحال گھرانوں تک محدود نہیں رہیں گی بلکہ محروم طبقات سے تعلق رکھنے والے اور مزدوری کرنے والے بچے بھی ان سہولیات سے مستفید ہو سکیں گے۔

○ رکن سندھ اسمبلی میر مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ بیگم زرداری خصوصی عدالت کو بھٹو کے کارکنوں کے خلاف استعمال کر رہی ہیں۔

○ صدر نے سٹیٹ بینک میں ترمیمی بل کی منظوری دے دی ہے۔ جو اب ایکٹ کی صورت میں نافذ ہو گیا ہے۔ سینٹ نے اس بل کے خلاف قرارداد پاس کی تھی۔

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ لوڈشیڈنگ ۹۷ء میں ختم ہو گی۔

○ مولانا فضل الرحمان سیکرٹری جمعیت علمائے اسلام (ف) نے کہا ہے کہ سکھوں کے بارے میں بے نظیر کے انٹرویو سے پاکستان کی ساکھ بہتر ہوئی ہے۔

گمشدہ بٹوا

مورخہ ۲۰ فروری کو ایک عدد بٹوا ربوہ میں کسی جگہ گر گیا ہے جس میں ضروری کاغذات اور کچھ نقدی اور ایک عدد شناختی کارڈ بھی ہے جس دوست کو ملے براہ کرم دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

خواتین توجہ فرمائیں

سلائی ○ کڑھائی ○ چائنیز اور کانٹیننٹل کھانے سیکھئے
(چھٹی بروز اتوار سوموار)
رابطہ کیلئے: **عطیہ اکیڈمی** ۱۱/۲۱ صدر جنوبی ربوہ

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	25	مٹی چھوڑ کورس
BABY GPOWTH COURSE	40	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRRBOULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606